خطباتِ جمعہ

خطبۂ اُولیٰ۔ ۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۷ھ

حمد و صلوٰۃ کے بعد:۔

برادرانِ اسلام! آج کے خطبہ میں مجھے آپ کو یہ بتانا ہے کہ جس نماز کے اس قدر فائدے میں نے کئی خطبوں میں مسلسل آپ کے سامنے بیان کئے ہیں وہ اب کیوں وہ فائدے نہیں دے رہی ہے؟ کیا بات ہے کہ آپ نمازیں پڑھتے ہیں اور پھر بھی غلام ہیں؟ پھر بھی کفار آپ پر غالب ہیں؟ پھر بھی آپ دنیا میں تباہ حال اور نکبت زدہ ہیں؟۔

اس سوال کا مختصر جواب تو صرف یہ ہو سکتا ہے کہ آپ نمازیں پڑھتے ہی نہیں، اور پڑھتے بھی ہیں تو اس طریقہ سے نہیں پڑھتے جو خدا اور رسول نے بتایا ہے، اس لئے ان فائدوں کی توقع آپ نہیں کر سکتے جو مومنین کو معراجِ کمال تک پہنچانے والی نماز سے پہنچنے چاہئیں ــــ لیکن میں جانتا ہوں کہ صرف اتنا سا جواب آپ کو مطمئن نہیں کر سکتا، اس لئے ذرا تفصیل کے ساتھ آپ کو یہ بات سمجھاؤں گا۔

یہ گھنٹا جو آپ کے سامنے لٹک رہا ہے، آپ دیکھتے ہیں کہ اس میں بہت سے پرزے ایک دوسرے کے ساتھ

نماز اور اذان اور خطبہ میں استعمال فرماتے جس طرح آپ نے غزوۂ خندق میں خندق کھودنے کا ایرانی طریقہ بلا تامل اختیار فرمایا۔ تاہم اگر کوئی عالمِ دین میری اس رائے کو دلائلِ شرعیہ سے (نہ کہ غیر مقلدیت کے طعنوں سے) غلط ثابت فرما دیں تو مجھے اس سے رجوع کرنے میں بھی تامل نہ ہو گا۔ ان اظن الا ظنا وما انا بمستیقن و انما انا بشر اخطی واصیب فانظروا فی رأیی فکلما وافق الکتاب والسنة فخذوا بہ وکلما لم یوافق الکتاب والسنة فاترکوہ

جڑے ہوئے ہیں۔ جب اس کو کوک دی جاتی ہے تو سب پرزے اپنا اپنا کام کرنا شروع کر دیتے ہیں، اور ان کے حرکت کرنے کے ساتھ ہی باہر کے سفید تختے پر ان کی حرکت کا نتیجہ ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے یعنی گھنٹے کی دونوں سوئیاں چل کر ایک ایک سکنڈ اور ایک ایک منٹ بتانے لگتی ہیں۔ اب آپ ذرا غور کی نگاہ سے دیکھیے۔ گھنٹے کے بنانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ صحیح وقت بتائے۔ اس مقصد کے لئے گھنٹے کی مشین میں وہ سب پرزے جمع کیے گئے جو صحیح وقت بتانے کے لئے ضروری تھے، پھر ان سب کو اس طرح جوڑا گیا کہ سب مل کر باقاعدہ حرکت کریں اور ہر پرزہ وہی کام اور اتنا ہی کام کرتا چلا جائے جتنا صحیح وقت بتانے کے لئے اس کو کرنا چاہئے، پھر کوک دینے کا قاعدہ مقرر کیا گیا تاکہ ان پرزوں کو ٹھیرنے نہ دیا جائے اور تھوڑی تھوڑی مدت کے بعد ان کو حرکت دی جاتی رہے۔ اس طرح جب تمام پرزوں کو ٹھیک ٹھیک جوڑا گیا اور ان کو کوک دی گئی تب کہیں یہ گھنٹا اس قابل ہوا کہ وہ مقصد پورا کرے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔ اگر آپ اسے کوک نہ دیں تو یہ وقت نہیں بتائے گا۔ اگر آپ کوک دیں لیکن اُس قاعدے کے مطابق نہ دیں جو کوک دینے کے لئے مقرر کیا گیا ہے تو یہ بند ہو جائے گا یا چلے گا بھی تو صحیح وقت نہ بتائے گا۔ اگر آپ اس کے بعض پرزے نکال ڈالیں اور پھر کوک دیں تو اس کوک سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اگر آپ اس کے بعض پرزوں کو نکال کر اس کی جگہ سنگر مشین کے پرزے لگا دیں اور پھر کوک دیں تو یہ نہ وقت بتائے گا اور نہ کپڑا ہی سیے گا۔ اگر آپ اس کے سارے پرزے اس کے اندر بدستور رہنے دیں لیکن ان کو کھول کر ایک دوسرے سے الگ کر دیں تو کوک دینے سے کوئی پرزا بھی حرکت نہ کرے گا۔ کہنے کو سارے پرزے اس کے اندر موجود ہوں گے، مگر محض پرزوں کے موجود رہنے سے وہ مقصد حاصل نہ ہوگا جس کے لئے گھنٹہ بنایا گیا ہے، کیونکہ ان کی ترتیب اور ان کا آپس کا تعلق آپ نے توڑ دیا ہے جس کی وجہ سے وہ مل کر حرکت نہیں کر سکتے۔ یہ سب صورتیں جو میں نے آپ سے بیان کی ہیں، ان میں اگرچہ گھنٹے کی ہستی اور اس میں کوک دینے کا فعل، دونوں بے کار ہو جاتے ہیں، لیکن دور سے دیکھنے والا یہ نہیں

کہہ سکتا کہ یہ گھنٹا نہیں ہے، یا آپ کوک نہیں دے رہے ہیں۔ وہ تو یہی کہے گا کہ صورت بالکل گھنٹے جیسی ہے، اور یہی امید کرے گا کہ گھنٹے کا جو فائدہ ہے وہ اس سے حاصل ہونا چاہئے۔ اسی طرح دور سے جب وہ آپ کو کوک دیتے ہوئے دیکھے گا تو یہی سمجھے گا کہ آپ واقعی کوک دے رہے ہیں، اور یہی توقع کرے گا کہ گھنٹے کو کوک دینے کا جو نتیجہ ہے وہ ظاہر ہونا چاہئے۔ لیکن یہ توقع پوری کیسے ہوسکتی ہے جب کہ یہ گھنٹہ بس دوسروں دیکھنے ہی کا گھنٹہ ہے، ورنہ اس کے اندر گھنٹہ پن باقی نہیں رہا۔

یہ مثال جو میں نے آپ کے سامنے بیان کی ہے اس سے آپ سارا معاملہ سمجھ سکتے ہیں۔ اسلام کو اسی گھنٹہ پر قیاس کر لیجئے۔ جس طرح گھنٹے کا مقصد صحیح وقت بتانا ہے، اسی طرح اسلام کا مقصد یہ ہے کہ زمین میں آپ خدا کے خلیفہ یعنی خدائی فوجدار بن کر رہیں، خود خدا کے حکم پر چلیں، سب پر خدا کا حکم چلائیں، اور سب کو خدا کے قانون کا تابع بنا کر رکھیں۔ اس مقصد کو صاف طور پر قرآن میں بیان کر دیا گیا ہے کہ

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	تم بہترین امت ہو جسے نوع انسانی کے لئے نکالا گیا ہے تاکہ تم سب انسانوں کو نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو اور اللہ پر ایمان رکھو۔

اور

قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ	لوگوں سے جنگ کرو یہاں تک کہ غیر اللہ کی فرمانبرداری کا فتنہ مٹ جائے اور اطاعت سب کی سب صرف اللہ کے لئے ہو۔

اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے گھنٹے کے پرزوں کی طرح اسلام میں بھی تمام وہ پرزے جمع کئے گئے ہیں جو اس غرض کے لئے ضروری اور مناسب تھے۔ دین کے عقائد، اخلاق کے اصول، معاملات کے قاعدے، خدا کے حقوق، بندوں کے حقوق، خود اپنے نفس کے حقوق، دنیا کی ہر اس چیز کے حقوق جس سے آپ کو

واسطہ پیش آتا ہے، کمانے کے قاعدے اور خرچ کرنے کے طریقے، جنگ کے قانون اور صلح کے قاعدے، حکومت کرنے کے قوانین، اور حکومتِ اسلامی کی اطاعت کرنے کے ڈھنگ۔ یہ سب اسلام کے پرزے ہیں، اور ان کو گھڑی کے پرزوں کی طرح ایک ایسی ترتیب سے ایک دوسرے کے ساتھ کسا گیا ہے کہ جوں ہی اس میں کوک دی جائے، ہر پرزا دوسرے پرزوں کے ساتھ مل کر حرکت کرنے لگے۔ اور ان سب کی حرکت سے اصل نتیجہ یعنی اسلام کا غلبہ اور دنیا پر خدائی قانون کا تسلط اس طرح مسلسل ظاہر ہونا شروع ہو جائے جس طرح اس گھنٹے کو آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس کے پرزوں کی حرکت کے ساتھ ساتھ باہر کے سفید تختے پر نتیجہ برابر ظاہر ہوتا چلا جاتا ہے۔ گھڑی میں پرزوں کو ایک دوسرے کے ساتھ باندھے رکھنے اور ان کی ترتیب کو برقرار رکھنے کے لئے چند کیلیں اور چند پتیاں لگائی گئی ہیں۔ اسی طرح اسلام کے تمام پرزوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑا رکھنے اور ان کی صحیح ترتیب قائم رکھنے کے لئے وہ چیز رکھی گئی ہے جس کو نظامِ جماعت کہا جاتا ہے، یعنی مسلمانوں کا ایک سردار ہو، قوم کے دماغ مل کر اس کی مدد کریں، قوم کے ہاتھ پاؤں اس کی اطاعت کریں، ان سب کی طاقت سے وہ اسلام کے قوانین نافذ کرے اور لوگوں کو ان قوانین کی خلاف ورزی سے روکے۔ اس طریقے سے جب سارے پرزے ایک دوسرے کے ساتھ جڑ جائیں اور ان کی ترتیب ٹھیک ٹھیک قائم ہو جائے تو ان کو حرکت دینے اور دیتے رہنے کے لئے کوک کی ضرورت ہوتی ہے، اور وہی کوک یہ نماز ہے جو ہر روز پانچ وقت پڑھی جاتی ہے۔ پھر اس گھڑی کو صاف کرتے رہنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے، اور وہ صفائی یہ روزے ہیں جو سال بھر میں تیس دن تک رکھے جاتے ہیں۔ اور اس گھڑی کو تیل دیتے رہنے کی بھی ضرورت ہے، سو زکوٰۃ وہ تیل ہے جو سال بھر میں ایک مرتبہ اس کے پرزوں کو دیا جاتا ہے۔ یہ تیل کہیں باہر سے نہیں آتا بلکہ اسی گھڑی کے بعض پرزے تیل بناتے ہیں اور بعض سوکھے ہوئے پرزوں کو روغن دار کر کے آسانی کے ساتھ چلنے کے قابل بنا دیتے ہیں۔ پھر اسے کبھی کبھی اوورہال کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے، سو وہ اوورہالنگ

یہ حج ہے جو عمر میں ایک مرتبہ کرنا ضروری ہے اور اس سے زیادہ جتنا کیا جا سکے اتنا ہی بہتر ہے۔

اب آپ غور کیجئے کہ یہ کوک دینا اور صفائی کرنا اور تیل دینا اور اوور ہال کرنا اسی وقت تو مفید ہو سکتا ہے جب اس فریم میں اسی گھڑی کے سارے پرزے موجود ہوں، ایک دوسرے کے ساتھ اسی طرح سے جڑے ہوئے ہوں جس سے گھڑی ساز نے انہیں جوڑا تھا، اور ایسے تیار رہیں کہ کوک دیتے ہی اپنی مقررہ حرکت کرنے لگیں اور حرکت کرتے ہی نتیجہ دکھانے لگیں۔ لیکن یہاں معاملہ ہی کچھ دوسرا ہو گیا ہے۔ اول تو وہ نظامِ جماعت ہی باقی نہیں رہا جس سے اس گھڑی کے پرزوں کو باندھا گیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سارے پینچ ڈھیلے ہو گئے اور پرزہ پرزہ الگ ہو کر بکھر گیا۔ اب جو جس کے جی میں آتا ہے کرتا ہے۔ کوئی پوچھنے والا ہی نہیں۔ ہر شخص مختار ہے۔ اس کا دل چاہے تو اسلام کے قانون کی پیروی کرے، اور نہ چاہے تو نہ کرے۔ اس پر بھی آپ لوگوں کا دل ٹھنڈا نہ ہوا تو آپ نے اس گھڑی کے بہت سے پرزے نکال ڈالے، اور ان کی جگہ ہر شخص نے اپنی اپنی پسند کے مطابق جس دوسری مشین کا پرزا چاہا لا کر اس میں فٹ کر دیا۔ کوئی صاحب سنگر مشین کا پرزا پسند کر کے لے آئے، کسی صاحب کو آٹا پیسنے کی چکی کا کوئی پرزا پسند آ گیا تو وہ اسے اٹھا لائے اور کسی صاحب نے موٹر لاری کی کوئی چیز پسند کی تو اسے لا کر گھڑی میں لگا دیا۔ اب آپ مسلمان بھی ہیں اور بنک سے سودی کاروبار بھی ہے، انشورنس کمپنی میں بیمہ بھی کرا رکھا ہے، انگریزی عدالتوں میں جھوٹے مقدمے بھی لڑ رہے ہیں، سرکار برطانیہ کی وفادارانہ خدمت بھی ہو رہی ہے، بیٹیوں اور بہنوں اور بیویوں کو میم صاحب بھی بنایا جا رہا ہے، گاندھی صاحب کی پیروی بھی ہو رہی ہے، اور لینن صاحب کے راگ بھی گائے جا رہے ہیں۔ غرض کوئی غیر اسلامی چیز ایسی نہیں رہی جسے ہمارے بھائی مسلمانوں نے لا لا کر اسلام کی اس گھڑی کے فریم میں ٹھونس نہ دیا ہو۔

یہ سب حرکتیں کرنے کے بعد اب آپ چاہتے ہیں کہ کوک دینے سے یہ گھڑی چلے اور وہی نتیجہ دکھائے جس کے لئے اس گھڑی کو بنایا گیا تھا، اور صفائی کرنے، تیل دینے اور اوور ہال کرنے سے

وہی فائدے ہوں جو ان کاموں کیلئے مقرر ہیں۔ مگر ذرا عقل سے آپ کام لیں تو بآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ جو حال آپ نے اس گھڑی کا کر دیا ہے اس میں عمر بھر کوک دینے اور صفائی کرنے اور تیل دیتے رہنے سے بھی کچھ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ جب تک کہ آپ باہر سے آئے ہوئے تمام پرزوں کو نکال کر اس کی اصلی پرزے اس میں نہ رکھیں گے، اور پھر ان پرزوں کو اسی ترتیب کے ساتھ جوڑ کر کس نہ دیں گے جس طرح ابتدا میں انہیں جوڑا اور کسا گیا تھا، آپ ہرگز ان نتائج کی توقع نہیں کر سکتے جو اس سے کبھی ظاہر ہوئے تھے۔

خوب سمجھ لیجئے کہ یہ اصلی وجہ ہے آپ کی نمازوں اور زکوٰۃ و حج کے بے نتیجہ ہو جانے کی۔ اوّل تو آپ میں سے نمازیں پڑھنے والے اور روزے رکھنے والے اور زکوٰۃ و حج ادا کرنے والے ہی کتنے ہیں۔ نظامِ جماعت کے بکھر جانے سے ہر شخص مختارِ مطلق ہو گیا ہے۔ چاہے ان فرائض کو ادا کرے، چاہے نہ کرے۔ کوئی پوچھنے والا ہی نہیں۔ پھر جو لوگ انہیں ادا کرتے ہیں وہ بھی کس طرح کرتے ہیں؟ نمازیں جماعت کی پابندی نہیں، اور اگر کہیں جماعت کی پابندی ہے بھی تو مسجدوں کی امامت کے لئے ان لوگوں کو چنا جاتا ہے جو دنیا میں کسی اور کام کے قابل نہیں ہوتے۔ مسجد کی روٹیاں کھانے والے، فرضِ دینی کو کمائی کا ذریعہ سمجھنے والے، جاہل، کم حوصلہ اور پست اخلاق لوگوں کو آپ نے اس نماز کا امام بنایا ہے جو آپ کو خدا کا خلیفہ اور دنیا میں خدائی فوجدار بنانے کیلئے مقرر کی گئی تھی۔ اسی طرح روزے اور زکوٰۃ اور حج کا جو حال ہے وہ بھی ناقابلِ بیان ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود آپ کہہ سکتے ہیں کہ اب بھی بہت سے مسلمان اپنے فرائضِ دینی بجا لانے والے ضرور ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں گھڑی کا پرزا پرزا الگ کر کے اور اس میں بیسیوں اجنبی چیزیں داخل کر کے آپ کا کوک دینا اور نہ دینا، صفائی کرنا اور نہ کرنا، تیل دینا اور نہ دینا، دونوں بے نتیجہ ہیں۔ آپ کی یہ گھڑی دور سے گھڑی ہی نظر آتی ہے۔ دیکھنے والا

یہی کہتا ہے کہ یہ اسلام ہے اور آپ مسلمان ہیں۔ آپ جب اس گھڑی کو کوک دیتے اور صفائی کرتے ہیں تو دور سے دیکھنے والا یہی سمجھتا ہے کہ واقعی آپ کوک دے رہے ہیں اور صفائی کر رہے ہیں۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ نماز نماز نہیں ہے، یا یہ روزے، روزے نہیں ہیں۔ مگر دیکھنے والوں کو کیا خبر کہ اس ظاہری فریم کے اندر کیا کچھ کارستانیاں کی گئی ہیں۔

خطبۂ ثانیہ | اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

برادرانِ اسلام! میں نے آپ کو اصلی وجہ بتا دی ہے کہ آپ کے یہ مذہبی اعمال آج کیوں بے نتیجہ ہو رہے ہیں، اور کیا وجہ ہے کہ نمازیں پڑھنے اور روزے رکھنے کے باوجود آپ خدائی فوجدار بننے کے بجائے کفار کے قیدی اور ہر ظالم کے تختۂ مشق بنے ہوئے ہیں۔ لیکن اگر آپ بُرا نہ مانیں تو میں آپ کو اس سے بھی زیادہ افسوسناک بات بتاؤں۔ آپ کو اپنی اس حالت کا رنج اور اپنی مصیبت کا احساس ضرور ہے، مگر آپ کے اندر ہزار میں نو سو ننانوے بلکہ اس سے بھی زیادہ لوگ ایسے ہیں جو اس حالت کو بدلنے کی صحیح صورت کے لئے راضی نہیں ہیں۔ وہ اسلام کے اس گھنٹے کو جس کا پرزا پرزا اندر سے الگ کر دیا گیا ہے اور جس میں اپنی اپنی پسند کے مطابق ہر شخص نے کوئی نہ کوئی چیز ملا رکھی ہے، از سر نو مرتب کرنا برداشت نہیں کر سکتے، کیونکہ جب اس میں سے بیرونی چیزیں نکالی جائیں گی تو ان کی پسند کی بھی کچھ چیزیں نکل کر رہیں گی، اور جب اس کو کسا جائے گا تو وہ خود بھی اس کے ساتھ کسے جائیں گے۔ اور یہ ایسی مشقت ہے جسے برضا و رغبت گوارا کرنا بڑا ہی مشکل ہے۔ اس لئے بس وہ یہ چاہتے ہیں کہ یہ گھنٹہ اسی حال میں دیوار کی زینت بنا رہے اور دور سے لا لا کر لوگوں کو اس کی زیارت کرائی جائے، اور انہیں بتایا جائے کہ اس گھنٹے میں ایسی اور ایسی کرامات چھپی ہوئی ہیں۔ ان سے بڑھ کر جو لوگ کچھ زیادہ اس گھنٹے کے ہوا خواہ ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اسی حالت میں اس کو خوب دل لگا لگا کر کوک دی جائے

اور نہایت تندہی کے ساتھ اس کی صفائی کی جائے، مگر حاشا کہ اس کے پرزوں کو مرتب کرنے اور کسنے اور بیرونی پرزے نکال پھینکنے کا ارادہ نہ کیا جائے۔

کاش میں آپ کی ہاں میں ہاں ملا سکتا۔ مگر کیا کروں کہ جو کچھ میں جانتا ہوں اس کے خلاف نہیں کہہ سکتا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جس حالت میں آپ اس وقت ہیں اس میں پانچ وقت کی نمازوں کے ساتھ تہجد اور اشراق اور چاشت بھی آپ پڑھنے لگیں، اور پانچ پانچ گھنٹے روزانہ بھی قرآن پڑھیں، اور رمضان شریف کے علاوہ گیارہ مہینوں میں ساڑھے پانچ مہینوں کے مزید روزے بھی رکھ لیا کریں تب بھی کچھ حاصل نہ ہوگا۔ گھڑی کے اندر اس کے اصلی پرزے رکھے ہوں اور انہیں کس دیا جائے تب تو ذرا سی کوک بھی اس کو چلا دے گی، تھوڑا سا صاف کرنا اور ذرا سا تیل دینا بھی نتیجہ خیز ہوگا۔ ورنہ عمر بھر کوک دیتے رہئیے، گھڑی نہ چلنی ہے نہ چلے گی۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

درود و سلام و دعا

اشاعتِ خاصہ ترجمان القرآن

رجب ۵۷ھ کی اشاعت، ترجمان القرآن کی اشاعت خاص ہوگی جس میں شعبان ۵۷ھ تک کے تمام "اشارات" یکجا شائع کیے جائیں گے۔ ان مضامین کو از سرِ نو مرتب کیا گیا ہے، اور بہت سے اہم مباحث کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ضمیمہ کے طور پر جناب ساربان کا مضمون "متاعِ کارواں" بھی اس کے ساتھ ہوگا۔

پچھلے مضامین کا مجموعہ "مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش" کے نام سے شائع ہوا تھا، آٹھ ہزار کی تعداد میں طبع کیا گیا تھا اور قریب قریب سب نکل گیا۔ اس مقبولیت کو دیکھ کر یہ دوسرا مجموعہ دس ہزار کی تعداد میں طبع کیا جا رہا ہے۔ ضخامت تقریباً ۱۶۰ صفحہ ہوگی۔ قیمت فی نسخہ ۵ر، ایک روپیہ میں ۴ نسخے۔ ۲۰ روپے میں سو نسخے علاوہ محصول ڈاک۔

جو حضرات اس کی اشاعت میں حصہ لینا چاہتے ہوں وہ مہتمم شعبہ اشاعت دارالاسلام کے پاس فرمائش بھیجیں۔